SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, March 28, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past ten in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یآیھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلٰوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الٰی ذکر اللہ و ذروا البیع ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ○ فاذا قضیت الصلٰوۃ فانتشروا فی الارض و ابتغوا من فضل اللہ و اذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون ○ و اذا راوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھاو ترکوک قآئماً قل ما عند اللہ خیر من اللھو و من التجارۃ و اللہ خیر الرّٰزقین○

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو ' جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو ' شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا۔ ان سے کہو جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, March 28, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past ten in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یآیھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلٰوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الٰی ذکر اللہ و ذروا البیع ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ○ فاذا قضیت الصلٰوۃ فانتشروا فی الارض و ابتغوا من فضل اللہ و اذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون ○ و اذا راوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھاو ترکوک قآئماً قل ما عند اللہ خیر من اللھو و من التجارۃ و اللہ خیر الرّٰزقین○

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو ' جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو ' شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا۔ ان سے کہو جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین - Leave applications ڈاکٹرعبدالحئی صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ اجلاسوں کے دوران مورخہ ۱۱ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۶ء اور یکم جنوری تا ۹ جنوری ۱۹۹۷ء اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۲۸ مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جناب شاہنواز جونیجو صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۰ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین- سید قائم علی شاہ صاحب نے اہم مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۸ مارچ تا ۱۵ اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - سرانجام خان صاحب نے ضروری مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۲۸ مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - سید مسعود کوثر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۲۸ مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین- منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز۔

Mr. Gohar Ayub Khan: Thank you Mr. Chairman. I lay on the table an authenticated copy of the Address of the President of Pakistan under Article 56(3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, made before the two Houses assembled together on the 26th March, 1997 as required by sub-Rule (2) of Rule 29 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: The Address stands laid.

Mian Raza Rabbani: Sir, question hour should have been suspended technically,

Mr. Chairman: Yes, this is the correct thing.

Mr. Gohar Ayub Khan: Thank you sir, because the question hour was not indicated on the agenda.

Mr. Chairman: I hope Raja Sahib from Monday onward--

اس کے لئے جو بھی relaxation کرنی ہے بتا دیا جائے۔

Mr. Gohar Ayub Khan: I move under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 that the requirements of Rule 38 regarding the question hour be dispensed with.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Gohar Ayub Khan, the Minister for Law & Justice, Human rights, Parliamentary Affairs, under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 that the requirements of Rule 38 regarding question hour be dispensed with.

(The motion was carried).

Mr. Chairman: The motion is adopted.

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, this is item No.2 of the agenda, I lay on the table an authenticated copy of the Address of the President of Pakistan under Article 56 (3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, made before the two Houses assembled together on the 26th March, 1997 as required by sub-Rule (2) of Rule 29 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: The Address of the President stands laid before the Senate. Next motion is No.3.

Mr. Gohar Ayub Khan: This is item No.3 sir. "This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his Address to the both Houses assembled together on 26th March, 1997."

جناب چیئرمین۔ اچھا راجہ صاحب اس کے لئے دن fix کرنا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ تجویز یہ ہے کہ 11 تاریخ کے بعد اس کو fix کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ گیارہ کے بعد۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ گیارہ اپریل۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ کل ہماری آپس میں بات ہوئی تھی۔ Speeches کے لئے لیڈر جو ہیں وہ پندرہ، بیس منٹ اور جو عام ارکان ہیں سات سے دس منٹ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعتزاز صاحب what is your suggestion۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ اس میں ایسی کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔ صرف وہ duration جو تقریر کا ہے جس طرح time جو راجہ صاحب فرما رہے ہیں سات سے دس منٹ، یہ کم ہے۔ اگر اسی طرح

flexibility ہونی ہے تو پھر دس سے پندرہ منٹ ہونا چاہئیے کیونکہ ذرا benefit دینا چاہئیے یا پھر حتمی طور پر دس منٹ مقرر کر دیں اور ایک دو منٹ ویسے conclusion, windup کرتے ہوئے ممبران کو اتنی گنجائش دی جائے۔ اب گیارہ تاریخ میں یہ عرض کر رہا ہوں۔ ہم سوچ رہے تھے کہ یہ اس سے پہلے ہو جائے لیکن اگر گورنمنٹ کی کوئی خاص مجبوریاں یا کوئی ان کا ایجنڈا ہے تو یہ دیکھ لیں گیارہ -------

جناب چیئرمین۔ گیارہ اپریل جو ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ دن کیا ہو گا جی۔

جناب چیئرمین۔ جی میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ گیارہ کو جمعہ ہے۔ جی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی پتا چلے کہ کتنے دن یہ بحث چلے گی تا کہ اس کے مطابق اپنا پروگرام regulate کر سکیں۔

جناب چیئرمین۔ اعتزاز صاحب آپ کے خیال میں کتنے دن مناسب ہوں گے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ اس میں-------

جناب چیئرمین۔ گیارہ کو Friday ہو گا۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ گیارہ Friday ہو گا۔ Friday کو شروع کریں گے پھر Saturday, Sunday.

POINT OF ORDER; Re: TMINIGS OF THE SENATE SESSION

Mr. Chairman: Raja Sahib, the other issue which is coming up

بہت سے حضرات میرے پاس آئے ہیں regarding Saturday & Sunday کہ جو دن ہیں روایتی طور پر تو ہم چھٹی کرتے تھے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جن حضرات کو دور جانا ہوتا ہے ان کے لئے ایک دن میں جا کر واپس آنا ذرا مشکل لگتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو I want sense of the House کہ یہ دو دن چھٹی کرنی چاہئیے کہ ایک دن۔

ایک دن۔

(متعدد آوازیں دو دن)

راجہ محمد ظفر الحق۔ چھٹی کے لئے آپ نے دیکھا کہ کتنا اتحاد ہے آپس میں ۔

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب اس میں یہ ہے کہ آج جمعہ ہے۔ میرے خیال میں جمعہ والے دن ڈیڑھ بجے تک جس طرح ہماری روٹین ہے کام کیا جائے۔

شیخ رفیق احمد۔ اور تیسرے دن بھی شام کے وقت اجلاس ہو۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں جمعہ والے دن ڈیڑھ بجے تک' جس طرح ہماری روٹین ہے' کام کیا جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ مشکل ہے ڈیڑھ نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین۔ نماز جو ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نمازیں جو ہیں وہ ایک بجے' پونے ایک بجے شروع ہوتی ہیں اور ڈیڑھ بجے نمازیں ختم ہو جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ تو ڈیڑھ بجے اگر رکھ دیا جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ کس جگہ پر دو بجے ہوتی ہے ' آپ کہاں پڑھتے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ راجہ صاحب ! ڈیڑھ بجے نماز ہو سکتی ہے تو ڈیڑھ بجے نماز پارلیمنٹ میں اگر رکھ دی جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب ایک بجے سے آگے نہیں جا سکتی۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں جناب میری عرض سنیں۔ اگر ڈیڑھ بجے نماز ہو جائے یہاں پارلیمنٹ ہاؤس میں تو سوا ایک بجے ہم بریک کر سکتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ نہیں جناب ایک بجے کے بعد نہیں ہو سکتا ' یعنی یہ ٹھیک ہے کہ جمعہ کو چھٹی نہیں دی لیکن اتنا بھی نہ کریں کہ جمعہ بھی کوئی نہ پڑھے ۔

جناب چیئرمین ۔ میرا مطلب یہ ہے 'راجہ صاحب جس مسجد میں 'میں نماز پڑھتا ہوں وہاں پر

سوا ایک بجے نماز ہوتی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ آپ جس مسجد میں پڑھتے ہیں وہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ اپنے گھر پر کپڑے بدل لیتے ہیں۔ کسی نے پینٹ پہنی ہوتی ہے اور خاص طور پر مجھے خیال ہے رضا ربانی صاحب کا کہ یہ سوٹ اتاریں گے شلوار قمیض پہنیں گے۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب میں آئندہ سے جمعہ کے روز صبح سے ہی نہا دھو کر نماز کے لئے ماشاء اللہ تیار ہو کر آؤں گا۔ میرے خیال میں ہرممبر یہ کر سکتا ہے کہ صبح تیار ہو کر آئے اور سیدھا پھر یہیں سے اکٹھے چلیں۔

جناب چیئرمین ۔ تو اس طرح راجہ صاحب یہ ہو گا کہ اگر دو دن چھٹی کرنی ہے اور جمعہ والے دن بھی کام کم ہوا تو پھر میرا خیال ہے کہ مشکل ہو گی ۔ چلیں ایک بجے تک تو کام کریں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ تو اس طرح کریں کہ نو بجے سے ایک بجے تک کرلیں ۔ نو بجے شروع کریں۔ نو سے ایک کرلیں ۔

چوہدری اعتزاز احسن ۔ جناب چیئرمین ! ہم نو بجے شروع نہیں کر سکتے جناب۔ wenever start at 9 sir .

جناب چیئرمین ۔ جی جی فرمائیے ۔

Mr. Muhammad Zafar: We come from Quetta sir, and the flight from Islamabad to Quetta, it take off at 1.00 O'clock and if you are declaring this Saturday as a holiday here and Sunday is also closed then if you finish the proceedings on Friday at about 12.00 O'clock you will not be giving us due time.

جناب چیئرمین ۔ دیکھیں اب۔

جناب محمد ظفر ۔ نہیں دیکھیں دس آدمی بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر جو کوئٹہ جانا چاہتے ہیں۔ اب اس میں سے اگر آپ اس کو ۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ اگر جمعہ والے دن کوئٹہ جائیں گے تو نماز مس ہو جائے گی۔

جناب محمد ظفر۔ جناب نماز ہم جہاز میں پڑھ لیں گے۔ آپ اس کو بارہ بجے تک رکھئیے۔

جناب چیئرمین ۔ ایک منٹ خٹک صاحب کی بات سن لیں جی ' جی اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ ہم جو فیصلہ کریں گے وہ اخبارات میں چھپے گا تو لوگ سوچیں گے کہ اگر انہوں نے گیارہ بجے نماز کے لئے چھٹی کرنی ہے تو تیاری کس وقت کریں گے ' یہ بھی ذرا غور کریں ۔ نو بجے سے بارہ بجے تک صحیح ہے۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں اگر پارلیمنٹ میں نماز سوا ایک بجے ہو جائے یا ڈیڑھ بجے ہو جائے۔ اگر ڈیڑھ بجے ہو جائے تو پھر ہم ایک بجے تک کام کر سکتے ہیں۔ نو سے ایک تک کر سکتے ہیں ۔ جی پروفیسر ساجد میر صاحب ۔

پروفیسر ساجد میر ۔ جناب پارلیمنٹ میں نماز کی اس صورت میں تائید کروں گا کہ اگر آپ اس کی امامت اور خطابت کا ذمہ سنبھالیں ورنہ لوگوں کو اجازت دیں کہ وہ اپنی اپنی جگہ جہاں وہ رہتے ہیں اپنی مساجد میں جا کر پڑھیں ۔ دیکھیں جی مناسب یہ ہے کہ نو بجے سے آپ شروع کریں بارہ بجے تک اور زیادہ سے زیادہ ساڑھے بارہ بجے تک ۔

جناب چیئرمین ۔ ساجد میر صاحب اس میں جو مجھے دقت پیش آرہی ہے وہ یہ ہے کہ اگر جمعہ کو آپ بارہ بجےتک اجلاس کریں گے اور ہفتہ اتوار چھٹی کریں گے تو پھر کام نہیں ہو گا ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! ساڑھے آٹھ کر لیں ۔

جناب چیئرمین۔ ساڑھے آٹھ کوئی نہیں آئے گا ۔ جی جاوید صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! بروز جمعہ آٹھ بجے سے کارروائی شروع کی جائے اور بارہ بجے ختم کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب! اگر آٹھ بجے شروع کریں گے تو میں اور آپ ہی ہوں گے ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! سب ہی آئیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ جی مولانا عبدالستار صاحب ۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب والا! اہل سنت و الجماعت کی دو بجے نماز ہوتی ہے۔ اگر آپ ایک بجے کریں تو یہ نہیں ہو سکے گا۔ آٹھ بجے سے بارہ بجے تک رکھ دیں۔

جناب چیئرمین۔ اگر دو بجے نماز ہوتی ہے تو پھر ہو سکتا ہے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب والا! وہاں جانا بھی ہو گا۔ خطبہ بھی سننا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی۔ جی حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! یہ جو معزز اراکین نے جمعہ کے لئے اپنی اپنی مختلف تجاویز دی ہیں کہ business کب ختم کیا جائے تاکہ جمعہ کی نماز ادا کی جا سکے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ نو بجے سے لے کر ایک بجے تک کام ہو اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ تیاری بھی کرنی ہے تو پھر اجلاس دوسرے وقت اڑھائی بجے شروع کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بہت بہتر ہے۔ یہ خود بھی بلوچستان کے ہیں اور اچھی بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ تجویز اچھی ہے کہ نو بجے سے ایک بجے تک جمعہ کے دن اور ہفتہ اتوار اس صورت میں پھر چھٹی ہو سکتی ہے اس کے علاوہ چھٹی نہیں ہو سکتی۔ نہیں تو پھر ہفتے کو کام کرنا پڑے گا۔

ملک عبدالرؤف۔ جناب والا! ساڑھے آٹھ کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ ساڑھے آٹھ کوئی نہیں آئے گا۔ صرف آپ اور حاجی جاوید صاحب آئیں گے۔ جی شیخ صاحب آپ کی کیا رائے ہے۔

شیخ رفیق احمد۔ جناب والا! میرا خیال ہے کہ جو دور کے ہیں وہ اس ایوان سے آدھا گھنٹہ پہلے اٹھ کر چلے جایا کریں۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال میرے خیال میں یہ مناسب تجویز ہے کہ جمعہ والے دن نو بجے سے لے کر ایک بجے تک کام ہو۔ میرے خیال میں جو یہاں پر نماز ہوتی ہے وہ غالباً------ جی ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر۔ جناب والا! جو یہاں سے اٹھ کر جانا چاہتا ہے وہ تو یہاں سے

بارہ بجے بھی چلا جائے گا لیکن ایک بجے کا message قوم کو غلط جائے گا کہ سینٹ نے نماز جمعہ کے لئے سہولت نہیں دی ۔ آپ مہربانی کریں کہ نو سے ساڑھے بارہ کر دیں۔

جناب چیئرمین۔جناب! آپ دیکھیں یہ ساری چیزیں زیر بحث آتی ہیں ۔ میری یہ تجویز ہے کہ اگر یہاں ڈیڑھ بجے نماز ہو جائے تو جو یہاں پڑھنا چاہتے ہیں وہ یہاں پڑھ لیں ۔ جو یہاں نہیں پڑھنا چاہتے تو ان کے لئے اجازت ہے کہ وہ کہیں بھی پڑھ لیں ۔ ٹھیک ہے جی ۔ دیکھیں کہ کچھ حضرات یہاں پڑھ لیں گے اور فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو جا سکیں گے ' جو حضرات کہیں اور پڑھنا چاہتے ہیں ان کو بھی سہولت ہو گی ۔ آفیشل آرڈر کوئی نہیں ہوتا ۔ ابھی ہم نے قرآن شریف کی آیت سنی ہے ۔ جی جاوید صاحب ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔جناب چیئرمین صاحب! جو حکم یا آرڈر ابھی ہوا ہے کہ جمعہ کی چھٹی ختم کر کے اور بارہ بجے تک دفتروں میں کام ہوا کریں گے ۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایوان بالا میں بروز جمعہ ایک بجے تک کام ہو گا ۔ آپ مہربانی کریں ۔ ساڑھے آٹھ رکھ لیں ' نو رکھ لیں لیکن بارہ تک اجلاس کی کارروائی ختم ہونی چاہئیے ۔

جناب چیئرمین۔دیکھیں کہ کوئی ممانعت نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جمعہ کے لئے کام بند کر دو ۔اس کے بعد کام شروع کر دو ۔ نو بجے سے ایک بجے تک ۔۔۔ اگر آپ ہفتہ اور اتوار چھٹی چاہتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ہفتے کو بھی کام کرنا پڑے گا ۔ یہ آپ سوچ لیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔جناب والا! ہمیں منظور ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کو منظور ہے لیکن باقیوں کو منظور نہیں ہے۔ جی بشیر مٹہ صاحب۔ وہ اس سے اتفاق کرتے ہیں ۔ جی اسلام الدین شیخ صاحب۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب والا! میرا خیال ہے کہ مختلف عقائد کے لوگ ہوتے ہیں ۔ آپ مہربانی کر کے نہ بارہ رکھیں اور نہ ہی ایک رکھیں ۔ ساڑھے بارہ رکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔ بھئی اس میں عقیدے کی کیا بات ہے۔ نماز جمعہ تو سب پڑھتے ہیں ۔اس میں کوئی عقیدے کی بات نہیں کہ ساڑھے گیارہ پڑھنی ہے یا ساڑھے بارہ پڑھنی ہے ۔ یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں ۔ اس میں عقیدے کا کوئی جھگڑا نہیں ۔ جناب ! اسلام الدین شیخ

صاحب اس ایشو کو confuse نہ کریں ۔ جی جناب انور کمال صاحب۔

جناب انور کمال خان۔جناب والا! اس ضمن میں میری یہ رائے ہے کہ اگر ہمیں ہاؤس میں کام کرنا ہو تو ہم ساڑھے آٹھ کے لئے ہمیشہ اتفاق کر سکتے ہیں ۔ ذرا ہم ڈسپلن بھی اپنے آپ میں پیدا کریں ۔ جناب والا ! میرا خیال ہے کہ ساڑھے بارہ بجے کے بعد شاید ہاؤس میں ایک بجے تک کوئی نہیں بیٹھے گا ۔ ساڑھے بارہ بجے ویسے ہی تمام لوگ نماز کے لئے چلے جائیں گے ۔

Mr. Chairman: O.K. 9 to 12.45 on Fridays and then in that event then we will have to work on Saturdays, we can't. So, اگر اس کو change کریں گے this is the programme اگر اس میں کوئی دقت آتی ہے تو پھر Saturday کو کام کریں گے۔ So, now we fix the timings for Friday from 9 to 12.45 اور پونے ایک بجے تک کام کریں گے۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, we are through with this now.

Mr. Chairman: I think so, unless there is some.... I think everybody agrees to this.

Mian Raza Rabbani: Sir, on a point of order.

جناب چیئرمین : اچھا پہلے President's Address کا طے کر لیں۔ تو are you agree to this کہ 11 کو شروع کیا جائے۔

Mian Raza Rabbani: Then there will be no problem with us.

Mr. Chairman: Now if we start on 11th, I think we will fix it for about how many days?

Mian Raza Rabbani: For a week.

Mr. Chairman: For a week which means

کہ Friday اس کے بعد Monday ۔

Mian Raza Rabbani: Sir, Monday would be Private Members' Day.

(interruption)

Mr. Chairman: Not for the President's speech. We must get through with it.

Mian Raza Rabbani: O.K.

Mr. Chairman: So, we start on Friday which is the 11th , the next working day would be 14

کیونکہ ۱۲ اور ۱۳ کو چھٹی ہے۔ سوموار ہمارے کام کا دوسرا دن' منگل تیسرا دن' بدھ چوتھا دن' جمعرات پانچواں' جمعہ چھٹا دن ہے۔ میرے خیال میں یہ چھ دن کافی ہیں۔

میاں رضا ربانی: سوموار تک لے جائیں۔

سید اقبال حیدر: جناب آپ تو ۲ مہینے تک debate کرواتے تھے۔

میاں رضا ربانی: اگر ہو گیا تو well and good.

جناب چیئرمین: نہیں نہیں۔ We have fixed it, so that we know it exactly

ہر ایک کو پتہ ہو۔ ٹھیک ہے جی۔ We conclude the debate on Monday the 21st of April. ٹھیک ہے جی۔

سید اقبال حیدر: جناب یہ ناممکن ہے۔

Mr. Chairman: It will be possible Iqbal Haider Sahib, every thing is possible. We have to be disciplined now. I have to fix a time.

سید اقبال حیدر: نہیں' جناب ڈسپلن اپنی جگہ۔ ایوان کی بڑی اچھی روایات رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ بھی اچھی روایت ہے۔ We fix it for seven days بیٹھ جائیں مہربانی ہو گی۔ اقبال حیدر صاحب don't raise such question.

سید اقبال حیدر: جناب روایات رہی ہیں۔ میں صرف آپ کو یاد دلا رہا ہوں کہ

Presidential Address پر آپ کی زیر صدارت اس ایوان میں تین مہینے تک debates جاری رہی ہیں۔

جناب چیئرمین : وہ غلط ہوا تھا ' اب غلط نہیں کریں گے۔ We will have a fixed day so that everybody knows and they are present here.

سید اقبال حیدر: لیکن جناب کوئی reasonable بات ہو۔

جناب چیئرمین : اقبال حیدر صاحب صرف آپ کہہ رہے ہیں 7 days are more than enough. انڈیا میں ۳ دن ہوتی ہے۔ آپ کیا بات کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر: یہ ہمارے دور حکومت میں تو آپ کو کبھی یاد نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: اچھا اعتزاز صاحب عید کی چھٹیاں بھی آ رہی ہیں۔ وہ ذرا دیکھ لیں کب ہیں۔ ۲۱ اپریل کو یوم اقبال بھی ہے۔ اس دن چھٹی ہوتی ہے۔ اعتزاز صاحب عید کی چھٹیاں ۱۷ سے لیکر ۲۰ تک ہیں۔ یہ تو پھر ساری چھٹیاں آ گئی ہیں۔ ۱۷ سے لیکر ۲۱ تک چھٹیاں آ جائیں گی۔ So what do we do.

چوہدری اعتزاز احسن: اتنے دن جتنے پہلے بن رہے تھے۔ ۷ دن پورے کر لیں۔

جناب چیئرمین : O.K. جی۔ ۱۱ کو پہلا دن ہوگا۔ اس کے بعد ۱۴ دوسرا دن' اس کے بعد ۱۵ تیسرا دن' ۱۶ چوتھا دن' اس کے بعد چھٹیاں شروع ہو جائیں گی۔ چھٹیاں چلیں گی ۲۱ تک۔ اس کے بعد ۲۲ پانچواں دن ہوگا ' ۲۳ چھٹا دن اور ۲۴ ساتواں اور آخری دن ہوگا۔ ٹھیک ہے جی۔ So, we will start on the 11th, we will conclude the debate on the 24th which is Thursday and the Leaders will be given 20 minutes and other members of the Senate 10 minutes each.

ٹھیک ہے جی۔

چوہدری اعتزاز احسن: اس میں اگر یہ دریافت کر سکیں کہ حکومت کا کب تک اس اجلاس کو چلانے کا ارادہ ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے ۲۲ مئی تک کا پروگرام دیا ہوا ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن: ۲۲ مئی تک continuously ہے۔

جناب چیئرمین : جی۔

So, this issue is settled and we start Inshaallah on the 11th, we break for days, Iqbal Day and the Eid Holidays and the debate will continue for 7 days, if necessary, we can have 2 sessions a day .

How many people want to speak ? But we have to کہ وہ تو حالات پر منحصر ہے conclude on the 24th. ٹھیک ہے جی۔ اگر ضرورت پڑی تو دو sessions بھی کر لیں گے so there will be no problem جی جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب میں ایک عرض کرنا چاہتا تھا کہ آپ ایوان میں جو پارٹی لیڈر ہیں ان کے لئے time limt fix کر رہے ہیں۔ ان کے 20 منٹ اور باقیوں کے لئے 10منٹ۔ ممکن ہے پارٹی لیڈر اگر بات نہ کرنا چاہے یا اس نے کم وقت لیا ہو تو پارٹی کے ایک representative کو ٹائم دیا جائے۔ یہ depend کرتا ہے کون کس طرح evaluate کرتا ہے اس problem کو۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے یہ پارٹی پر منحصر ہے کہ وہ کس کو lead role دیتے ہیں۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

POINT OF ORDER: RE: PRESENCE OF MINISTERS DURING THE SESSSION

میاں رضا ربانی۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ سب سے پہلے تو میں آپ کے توسط سے اس بات کی نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ کل کی طرح آج بھی سینٹ کی کارروائی کے اندر گورنمنٹ کا کوئی منسٹر اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہے۔ کچھ اہم نکات تھے جن کا تعلق law and order سے بھی ہے اور ملک میں جو دوسرے معاملات ہیں ان سے بھی ہے لیکن حکومت کی یہ بے حسی اور حکومت کا اتنا lightly سینٹ کو لینا کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ اب میں آپ سے یہ instructions چاہوں گا کہ

آیا یہ points of order ہم کس طرح اٹھائیں اور کس کو متوجہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ گیارہ بجے سے کیبینٹ میٹنگ ہے جس کی وجہ سے Ministers پہلے یہاں حاضر ہوئے اس کے بعد ان کو گیارہ بجے وہاں جانا تھا۔ اس مجبوری کی وجہ سے ' کیونکہ آج اکنامک پیکج آ رہا ہے جس کا اعلان بھی آج ہی ہونا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال منسٹرز کی حاضری بھی ضروری ہے۔ جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین! راجہ صاحب سے نہایت ہی عزت و احترام سے عرض کرنا چاہوں گا کہ جب ہاؤس convene ہوا تو یہاں پر صرف جناب گوہر ایوب صاحب موجود تھے' واحد منسٹر تھے۔ ان کے علاوہ اور کوئی منسٹر نہیں تھا اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اگر آج کیبینٹ میٹنگ تھی تو یہ Adviser on Law and Parliamentary Affairs کا کام تھا کہ وہ ان تینوں timings کو ' کیونکہ آج continuously نیشنل اسمبلی بھی simultaneously meet کر رہی ہے۔ غالباً وہاں پر بھی یہی حال ہوگا کہ وہاں بھی کوئی منسٹر موجود نہیں ہو گا۔ تو یہ لاءمنسٹر کا کام تھا کہ وہ ان تینوں timings کو reconcile کرتے اور یہاں پر کوئی موجود ہوتا' اب چونکہ حکومت کی طرف سے کوئی ہے نہیں تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ ہاؤس کو adjourn کریں کیونکہ ان سارے points پر ہم نے حکومت کو متنبہ کرنا ہے۔ اگر یہاں پر کوئی ہے نہیں تو پھر کیا کریں۔

جناب چیئرمین۔ یہ مناسب بات ہے ' good suggestion ۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت نے سینٹ اور نیشنل اسمبلی دونوں کو چلانے کا 22 مئی تک کا پروگرام دیا ہے ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر دو دن میں یہ حالت ہے کہ نہ لاءمنسٹر یہاں پر آ رہے ہیں ' نہ کوئی منسٹر آ رہا ہے تو یہ آئندہ کس طرح reconcile کریں گے اور کس طرح یہ ہاؤس چلے گا۔ اگر ان کے پاس وزیر کم ہیں تو کسی کو وزیر بنائیں ' منسٹریاں خالی پڑی ہیں' کوئی وزیر بنائیں ' بہت سے لوگ ان کے وزیر بننے کے طلب گار بیٹھے ہیں۔ اگر یہ صورتحال رہی تو 22 مئی تک دونوں ہاؤسز چل نہ سکیں گے۔

جناب چیئرمین - صحیح بات ہے - I think, Raja Sahib you need to discuss this with the Minister concerned. جی رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I would most humbly submit that you are the custodian of this House and it is not a question of the Government or the Opposition. It is the question of the respect and supremacy of the Upper House of the Parliament. I would therefore, most humbly request you to give a direction to the Government, through the Leader of the House that they should ensure, you made a veiled request yesterday but I think today looking at the treasury side, there is not a single Minister and even the Law Minister did not have the decency to come and explain the situation to you that the Cabinet meeting is on and therefore, no minister would be present. I mean this is taking the Senate for a ride. This is demeaning and degrading the Senate. Please, I would request you to give a formal instruction.

جناب چیئرمین - مشاہد حسین صاحب آپ کم از کم یہیں آ جائیں for the time being you are the Minister in the House. We have located you. آئیے بیٹھیں ذرا ادھر۔

میاں رضا ربانی - جناب! لاءمنسٹر صاحب کہاں پر ہیں' لاءمنسٹر کے لئے کہیں تو اشتہار دے دیں کہ ہاؤس میں آجائیں' ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

جناب چیئرمین- بہرحال یہ شروع کے پرابلم ہیں teething problems

میاں رضا ربانی - لاءمنسٹر کے لئے teething problems کیا ہیں- لاءمنسٹر کسی بھی پارلیمانی پارٹی کے اندر kingpin ہوتا ہے who runs both the Houses یہاں پر لاءمنسٹر ہی نہیں ہے' آج اور کل سارا دن ممبر بھٹکتے رہے۔ You yourself were in a quandary کہ کیا ہفتے کو اجلاس ہوگا' نہیں ہوگا۔ نہ چیئرمین کے ساتھ کوئی coordination ہو رہی ہے ' نہ ہاؤس چلانے میں کوئی coordination ہو رہی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس طرح تو لاءمنسٹری نہیں چلے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ وہاں پر ان کے پاس بہت سے قانون دان موجود ہیں۔ اگر ایک سے کام نہیں چلتا تو منسٹر آف سٹیٹ مقرر کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے، جی جناب شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ میں نے صرف اتنی گزارش کرنی تھی ابھی جب mic on تھا تو میں سن رہا تھا کہ منسٹرز نیشنل اسمبلی میں موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر دونوں ہاؤس ایک ساتھ بلا لئے جائیں تو تھوڑا پرابلم ہے۔ اگر ایک ہاؤس صبح اور ایک ہاؤس شام کو کر لیا جائے تو بہتر ہے اور ہمیں پہلے سے پتہ ہو کہ سینٹ روزانہ صبح چلے گا اور نیشنل اسمبلی شام کو۔ اس طریقے سے دونوں سائیڈ پر coordination ہو سکے گی۔

Mian Raza Rabbani: What Shafqat Mahmood is saying is correct. I have no reason to doubt him, if Minister can be present in the National Assembly then it is all the more demeaning for the Senate that no Minister is present, particularly so when the Law Minister originates from this House.

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے، جی جناب اعتزاز صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین صاحب! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں، کہ جس بات پر گفتگو ہو رہی ہے، اور حقیقت ہے اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے، یا یہ کہا جائے کہ اس وقت کابینہ کا اجلاس ہو رہا ہے اس لئے ادھر کوئی وزیر نہیں آ سکتا تو یہ جناب ان کے خودساختہ مسائل ہیں۔ یہ ہم نے تو نہیں پیدا کئے۔ ہم تو کابینہ کی میٹنگ مقرر نہیں کرتے، نہ یہ ہاؤس مقرر کرتا ہے، نہ قومی اسمبلی کا آج جو اس وقت اجلاس ہو رہا ہے اس کے بھی ہم ذمہ دار نہیں ہیں، نہ ہی آپ اس کے ذمہ دار ہیں، یہ سب کرنا، نہ کرنا حکومت کا اپنا فعل ہے۔ آپ فرما رہے ہیں یہ teething problems ہیں۔ جناب یہ جماعت تو پہلے بھی حکومت میں رہ چکی ہے، حکومت کر چکی ہے ۔ وزیراعظم صاحب محترم پہلے بھی وزیراعظم رہ چکے ہیں، ان کے جو وزراء ہیں ان میں بیشتر second term پہ ہیں اس وزارت اور

عہدوں پر' ٹھیک ہے مشاہد صاحب ہمارے دوست ہیں بھائی ہیں اور آج فرض شناسی کے طور پر نظر آرہے ہیں۔ یہاں بیٹھے ہیں موجود ہیں' لیکن ان کی ٹیم کو teething problems نہیں ہونی چاہیئے' نہ یہ عذر ان کے پاس جائز عذر ہے۔ پھر ان کے پاس بہت سارے واقعتاً ایسے لوگ ہیں' اتنابڑا مینڈیٹ ملا ہے' اتنے زیادہ سینیٹر ز ہیں' اتنی زیادہ پارٹیز ساتھ الائنز ہیں ' اتنے زیادہ ممبرز نیشنل اسمبلی میں ہیں کہ ان کے لئے کوئی دقت نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنی ٹیم کو بڑھا دیں تاکہ اس ہاؤس کی بھی خدمت پوری ہو سکے' نیشنل اسمبلی کی بھی ہو سکے۔ جیسے سینیٹر صفدر صاحب نے کہا کہ بہت سارے طلب گار ہیں' کیفے ٹیریا میں بیٹھ کر وہ اپنے دکھڑے رو رہے ہیں۔ جن کووزارتوں میں لیا نہیں گیا تو ان کو لیں۔ ان کو چاہے صرف اسی وجہ کے لئے لے لیں کہ پارلیمانی نظام صحیح طور پر چل سکے۔ اگر ہروزارت' ہر وزیر کی تقرری سے پہلے کسی اور کا اجازت نامہ لینا ہے تو پھر نہ یہ ہاؤس چل سکے گا' نہ قومی اسمبلی چل سکے گی' نہ کابینہ اور نہ گورنمنٹ چل سکے گی اور کیفے ٹیریا میں بیٹھے ہوئے روٹھے روٹھے لوگوں کے موڈ خراب' منہ اور زیادہ سوجتے جائیں گے جو اس حکومت کے لئے اچھا نہیں۔ ان کی حلیف جماعتیں دیکھیں یہاں اتنے معزز اور تجربہ کار ارکان موجود ہیں ان کو کیوں وزیر نہیں لیا جاتا۔ ان کو وزیرلیں یہاں آگے بیٹھ کر خدمت کریں گے۔ ایک چھوٹی سی کابینہ' کیا سارا خاندانی معاملہ بنا کر رکھنا چاہتے ہیں کہ بھائی وزیراعظم' اور بھائی وزیراعلی اور دوست وزیر' دوسرا دوست بھی وزیر اور اپنا پارٹنر بھی وزیر یا مشیر یہ سارے اپنے رفقاء کار اپنے رشتہ داروں میں کیوں رکھنا چاہتے ہیں ۔ میاں صاحب فراخ دلی کے ساتھ اور دوستوں کو وزیر لیں' ہم خوش ہونگے جتنے زیادہ ہمارے ساتھی ادھر بیٹھے ہوئے وزیر بنیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔ پہلے میری بات سن لیں شاید انہیں بات کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔

جناب چیئرمین۔ جی راجہ ظفر الحق ۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔ جناب چیئرمین' رضا ربانی صاحب نے اور اعتزاز احسن صاحب نے کابینہ کی توسیع کے لئے جو مشورے دیئے ہیں ہم ان کے مشکور ہیں لیکن ان کے مشوروں نے جو پہلے نتائج پیدا کئے ہیں ہم اس سے بچنا چاہتے ہیں۔ کابینہ کے اندر 70,80 وزراء ' مشیر اور سپیشل اسسٹنٹ جس کی وجہ سے آج یہ ساری مصیبت پاکستان کے اندر موجود ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں

کہ ہاؤس کے اندر popularity gain کرنے کے لئے اگر ہر وہ شخص جو خواہشمند ہو کسی وزارت کا یا مشاورت کا اسے مقرر کردیا جائے اس پر لوگوں کے ٹیکسوں کے پیسے خرچ کئے جائیں تو اس سے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بہتر نتائج ہاؤس کے اندر مرتب ہونگے تو ایسا نہیں ہوا۔ قوم نے اس بات کو reject کیا' لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور یہی وجہ ہے کہ اتنی بڑی پارٹی جس کی صوبوں میں بھی گورنمنٹ تھی' مرکز میں بھی تھی' وہ ساری ہوا میں اڑ گئی کہ لوگوں نے اس کو بالکل پسند نہیں کیا۔ اس بات سے بجائے سبق حاصل کرنے کے' بجائے self analysis کرنے کے کہ انہیں کیوں یہ دن قوم کو دکھانا پڑا یہ دن کیوں دیکھنا پڑا ' الٹا ہمیں مشورے دینے شروع کر دیئے ہیں کہ جس طریقے سے ہم بیمار ہوئے تھے وہی بیماریاں آپ اپنے اوپر لاگو کر لیں۔ ہم انشاء اللہ تعالی وہ بات نہیں کریں گے۔ پرائم منسٹر کو اپنی ٹیم select کرنے کا' اس پر سوچ و غور کرکے لوگوں کو لانے کا حق ہے فرض ہے اور احتیاط جو کی جا رہی ہے وہ محض اسی وجہ سے کی جارہی ہے کہ وہ ہسٹری نہ دہرائی جائے جو تین سال دہرائی جاتی رہی ہے۔لیکن ان ہاؤسز کے اندر وزراء کی موجودگی کے لئے جو ان کی تجویز ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ یہی چیزیں ہم وہاں سے بیٹھے ہوئے کہتے رہتے تھے۔ آج اس پر ہم انشاء اللہ تعالی عمل کر کے دکھائیں گے۔ یہ چند دن کی بات ہے ان کو تھوڑا سا حوصلہ اور صبرکرنا چاہیئے۔ یہ ساری چیزیں جو الٹ ہوگئی تھیں' اتنا بڑا جو زلزلہ آیا تھا اس میں بعد میں بھی کچھ tremors آتے رہتے ہیں۔تھوڑا سا حوصلہ کریں انشاء اللہ تعالی جو اس کے نتائج ہونگے وہ ایوان کے لئے بھی اور ملک کے لئے بھی بہتر ہونگے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ میں اسی بات پر تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں اور آپ کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے موقع دیا اور راجہ صاحب کی سٹیٹمنٹ کی من و عن تائید کرتا ہوں۔ مزید یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پرائم منسٹر صاحب کی جو مرضی ہے اس پر نہ ہمارے منہ پھولے ہوئے ہیں' نہ ہمارے کوئی اختلافات ہیں۔ ان کی مرضی ہے جو منسٹر لیتے ہیں یا نہیں لیتے ہیں۔ اس پر ہمارے ہاں کوئی اختلافات نہیں ہیں یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں اس بات کو condemn کرتا ہوں۔ ہم کو اس ملک کی خاطر منسٹری کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی گزارش ہے کہ وقتاً فوقتاً ان کا فرض ہے کہ وہ ہماری کوتاہیاں' یا ہمارے غلط کاموں کی نشاندہی کریں۔ ان کی

اچھی نشاندہی کے لئے ہماری حکومت اس پر غور کرے گی۔ ملک اور قوم کے لئے جو بھی فائدہ مند بات ہوگی اس کو ہم مانیں گے۔ لیکن یہ غلط بات ہے میں پھر condmn کرتا ہوں کہ ہمارے منہ پھولے ہوئے نہیں ہیں۔ ہم منسٹری کے لئے نہیں آئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی ظفر صاحب۔

جناب ایم ظفر۔ جناب میں جو عرض کرنا چاہتا تھا صاحب قائد ایوان نے بہت خوبصورتی اور بہت احتیاط سے بیان کر دیا ہے۔ ایک بات جو رہ گئی ہے جس پر میں نے کل بھی نشاندہی کی تھی کہ وزراء صاحبان کی موجودگی تو ضروری ہوتی ہے بلکہ ان کے ساتھ منسٹریوں کے جو نمائندے ہیں ان کی بھی ہاؤس میں موجودگی لازمی ہونی چاہیئے۔ آج بھی میں دیکھ رہا ہوں کہ۔۔

جناب چیئرمین۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایجنڈا پر کوئی ایسا ایٹم موجود نہیں تھا۔

Mr. Muhammad Zafar: Quite right, sir, that may be so. But whenever a Minister is present, any Minister who is here, his representative from the Ministry should be here.

اب ویسے یہ بات بنتی نہیں ہے۔ یہ منسٹر یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اگر وہ بات نوٹ کر لیں گے تو وہ public representatives ہیں ان کی presence کے ساتھ ان کی Ministry's presence یہاں پر بہت ضروری ہوتی ہے اور جب تک وہ نہیں ہوگی اس وقت Ministries پہ کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اب یہ لازمی ہے جناب and I remember your words, if there is nobody there then this House has no significance, then roll it and let us go home. اب ان کو لائیے ' یہاں بٹھائیے تاکہ ان کو پتا چلے کہ یہ عوامی نمائندے جو ہیں ان کے پاس ایک مینڈیٹ ہے اور یہ بات کہتے ہیں اس پر عملدر آمد کرنے کے لئے۔ ویسے ہی عملدر آمد ہونا چاہئیے جیسے کہ عوامی نمائندے کہہ رہے ہیں اور یہ جو عوامی نمائندے کہہ رہے ہیں' یہ قوم کے مینڈیٹ کے مطابق کہہ رہے ہیں اور جو قوم کا مینڈیٹ ہے اس پر عملدر آمد اسی وقت ہو سکتا ہے جس وقت یہ Executive وہ تمام کام کرے جو کہ ان کا کہا جاتا ہے۔ وہ اس وقت یہ کام کریں گے جب وہ یہاں بیٹھیں گے' سمجھیں گے اور جانیں گے کہ اب ان کی مرضی نہیں چلے گی۔ اگر یہ حکومت کے وزراء اور حکومت خود ان کو وہاں سیکرٹریٹ میں بٹھا کر کام کرانا چاہیں

گے ورنہ وہ ویسے ہی بے لگام رہیں گے جیسے کہ پہلے تھے۔

جناب چیئرمین۔ O.K جی۔

جناب محمد ظفر۔ اب ان کو یہاں پر آنا چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ہو گئی بات۔ جی جناب شفقت محمود صاحب۔ ایک منٹ بات سن لیں۔ شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ جناب میں کہتا ہوں کہ ہمارے بزرگ راجہ صاحب تھوڑی سی زیادتی کر گئے۔ اس لئے کہ جس چیز کی نشاندہی کی جا رہی تھی وہ یہ نہیں تھی کہ بہت بڑی بڑی cabinets ہونی چاہئیں۔ بڑی cabinet جو ہے وہ کوئی اچھی چیز نہیں ہوتی لیکن cabinet کا نہ ہونا بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اگر پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں چار، پانچ، چھ منسٹریاں خالی رہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اچھی بات نہیں تھی کیونکہ جناب پارلیمانی نظام حکومت میں دو بہت اہم شرائط ہیں۔ ایک ہے cabinet form of government دوسری ہے supremacy of the Parliament اب cabinet form of government کے لئے ضروری ہے کہ cabinet appointments تو کی جائیں۔ جب تک necessary cabinet appointments نہیں ہوں گی، وہ cabinet form of government جو کہ پارلیمانی نظام کا حصہ ہے، وہ پورا نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہے کہ ستر منسٹر بنا دیئے جائیں یا------ دیکھیں جتنے ڈویژن ہیں، تیس ہیں یا اکتیس ہیں یا انتیس ہیں۔ جتنے بھی ہیں اتنے وزیر ضرور ہونے چاہئیں اس لئے کہ political party کی supremacy over bureaucracy بھی ہونی چاہئیے۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو وہ ایک مینڈیٹ کہہ لیں یا جو ایک agenda کہہ لیں، manifesto کہہ لیں، پروگرام کہہ لیں، اس پروگرام کی implementation نہیں ہو گی۔ اس لئے یہ کہنا کہ جی یہ کیبنٹ مکمل کی جائے اس کا یہ قطعاً مطلب نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جب کیبنٹ مکمل ہو تو اس کے پاس supremacy of the Parliament اس طرح پوری ہوتی ہے کہ وہ جو cabinet members ہیں وہ یہاں پر آئیں اور جوابدہ ہوں۔ اگر جوابدہ نہیں ہوں گے تو پھر کیا فائدہ اور یہ پارلیمنٹ کس طرح سپریم ہو گی۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ Thank you جی۔ جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین شکریہ! جیساکہ ہمارے چوہدری اعتزاز احسن صاحب نے یہ کہا کہ کیبنٹ کے ہمارے ممبران وزراء یہاں تشریف نہیں رکھتے۔ پہلی بات تو ہمارے قائد ایوان نے وضاحت کر دی۔ ہم یہ قوم کا جو ٹیکسوں کا پیسہ ہے یہ فضول خرچ نہیں کرنا چاہتے۔ دوسری بات جو انہوں نے کہی کہ میاں صاحب کہیں اور سے dictate ہو رہے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف پاکستان کے وزیر اعظم ہیں۔ وہ بااختیار ہیں اور پوری قوم اور سینٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران کو ان پہ پورا اعتماد ہے۔وہ کسی سے dictation بھی نہیں لیں گے اور وہ مشاورت کے ساتھ چلیں گے۔ مشاورت سنت ہے اور ایک سنت کو زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔اس لئے وہ مشاورت کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کو ہم مایوس نہیں کریں گے۔ ہم اس طریقے سے حکومت چلا کر دکھائیں گے انشاء اللہ کہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی ۔ تین سالہ دور میں انہوں نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہم ان کو کسی صورت میں نہ دہرائیں گے اور نہ کسی اور کو دہرانے دیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔Thank you جی ۔ جی جناب اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے جو احتیاط کی بات کی میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ جو انہوں نے کہا کہ گھر کی بات گھر میں ہی رہے تو اس کے لئے جتنی احتیاط ہو سکتی ہے وہ زیادہ بہتر ہے۔دوسری میری گزارش یہ ہے جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے' راجہ صاحب سے کہ ان کو پانچ سال کیلئے مینڈیٹ ملا ہے اور بڑا بھاری مینڈیٹ ملا ہے۔ اب یہ جو ابتدائی دنوں میں افراتفری جیسی صورتحال ہے ' ابھی چوہدری شجاعت صاحب یہاں تشریف لائے اور فوراً ہی واپس چلے گئے تو یہ افراتفری ایک مایوسی میں تبدیل ہورہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں یہ تمام معاملات دوبارہ re-schedule کرکے--- کہ اب یہاں پر سینٹ کا بھی اجلاس ہورہا ہے اور وہاں پر قومی اسمبلی کا اجلاس ہورہا ہے اور وہاں پر کیبنٹ کی میٹنگ بھی ہورہی ہے ۔ پانچ سال کیلئے انہیں مینڈیٹ ملا ہے کوئی بھی بھاگا نہیں جارہا ۔ ہمیں بڑی توقعات ہیں کہ انشاء اللہ وہ آئینی اصلاحات اور تمام دوسری چیزیں طریقے سے کریں گے ۔ لیکن جیسے وہ کہتے ہیں کہ first impression is the last impression اب یہ موجودہ جو اجلاس شروع ہوئے ہیں اس میں افرا تفری کی جو صورتحال ہے اگر وہ دوبارہ ان تمام چیزوں کو

re-schedule کرلیں ۔ اس طرح کہ ایک دن سینٹ کا اجلاس ہو دوسرے دن قومی اسمبلی کا، یا صبح کو سینٹ کا یا قومی اسمبلی کا اجلاس ہو تو اس میں وزراء کیلئے مسائل یا دشواری بھی نہیں رہے گی اور ہم بھی آرام سے بیٹھ کر اپنا کام کرسکیں گے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جی مولانا فضل محمود صاحب ۔

مولانا فضل محمد ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب! یقیناً ہمارے کانوں میں ابھی تک وہ آوازیں گونجتی رہتی ہیں جو کہ چند دن پہلے ہمارے وہ دوست جو آج اس طرف بیٹھے ہیں، بلند کرتے تھے اور جب ایک وزیر نہیں ہوتا تھا تو وہ انتہائی اشتعال کہیں یا زور و شور سے اور دلائل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ یہ ایوان کی توہین ہورہی ہے اور آپ کی بھی۔ ہمیں بار بار وہ الفاظ یاد آتے ہیں کہ جب کوئی وزیر غیر حاضر ہوتا تو آپ ان کو ڈانٹتے اور یہی فرماتے کہ ایوان اور ایوان کی کارروائی سے کوئی اہم کام اور ہو ہی نہیں سکتا۔ پہلے بھی ہم بار بار سینٹ سے ایک امتیازی سلوک اور سوتیلی ماں کا سلوک برتنے پر اور سینٹ کو نظر انداز کرنے پر ہمیشہ روتے چلے آرہے ہیں کہ سینٹ ہمیشہ نظر انداز چلا آرہا ہے ۔ جو بھی گورنمنٹ آئی سینٹ کوکسی نے بھی اہمیت نہیں دی۔ آج بھی سینٹ کے ساتھ یہی ہورہا ہے۔ اگر وہاں اجلاس ہے تو یہاں بھی اجلاس ہے ۔ اب یہ کونسی منطق ہے ، کونسی دلیل ہے ، کونسا فلسفہ ہے کہ وزراء تو سارے کے سارے وہاں پر حاضر ہوں اور یہاں ایک بھی حاضر نہ ہو یہ ہمیں سمجھایا جائے ۔ اگر یہ بھی پارلیمنٹ کا ایسا ہی حصہ ہے جیسا کہ قومی اسمبلی ہے، اگر قانون سازی، آئین سازی میں جو کردار قومی اسمبلی کا ہے وہی کردار سینٹ کا بھی ہے تو یہاں ایک وزیر کا بھی نہ ہونا اور وہاں سب کے سب حاضر ہونا، تو اس کامطلب یہ ہے کہ کیونکہ وہاں میاں صاحب موجود ہیں اس لئے یہ سارے وہاں جاکر ان کو اپنے آپ کو دکھانے کیلئے گئے ہیں کہ جناب ہم سب حاضر خدمت ہیں ۔ یہاں آپ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے ہم ایوان میں حاضر ہیں ۔یہاں چونکہ میاں صاحب نہیں ہیں راجہ ظفر الحق صاحب ہیں اب ان کو چہرہ دکھانے کی ان وزراء کو کوئی ضرورت نہیں ہے اسی لئے یہاں کوئی حاضر نہیں ہوتا ہے جبکہ وہاں سب حاضر ہیں۔

جناب چیئرمین۔ حاجی صاحب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ حاجی صاحب یہاں پر اصول یہ ہے کہ جب کوئی تقریر کر رہا ہو تو پوائنٹ آف آرڈر پر اس کو interrupt نہیں کیا

جاتا ۔ آپ بیٹھ جائیں ۔

مولانا فضل محمد۔ میں راجہ صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ کس طریقے سے اس معاملے کو ڈیل کرتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں کم سے کم ایک دو منسٹر تو موجود ہوں تاکہ یہاں سے جو معزز ارکان جو پوائنٹ اٹھائیں ان کی طرف سے یہ جواب دیں ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ رضا ربانی صاحب ۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ جی جناب فرمائیے میاں رضا ربانی صاحب ۔

Mian Raza Rabbani: Thank you sir.

جناب چیئرمین۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے حاجی صاحب۔ Point of order can not be used to interrupt the speaker. Please sit down.

Mian Raza Rabbani: Sir, I had requested you to give a direction.

Mr. Chairman: I am asking Raja Sahib to get in touch with the Minister and also the Prime Ministers and ensure that Ministers do attend this House, when it is in session and make arrangements so that this confusion is avoided. This is the beginning period and I do hope that they can make justice between the two Houses.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am on point of order.

جناب چیئرمین ۔ جی فرمائیے ۔ کوئی غلط فہمی نہیں جی ۔

Mian Raza Rabbani: Sir, thank you. I am grateful to you for having issued that direction. Sir, I would like to, through you, draw the attention of the honourable Advisor for Information and Raja Sahib to a question which we raised yesterday and to a question which is of a very very serious nature and that is the

continued shortage of "atta". We had brought it to the notice of the Government even yesterday sir. And we were expecting that today the Minister for Food would atleast be present in the House, to give a comprehensive statement on this issue. Because this is an issue of great National importance. Sir, if I may be allowed two minutes, I will conclude in those two minutes and that is, that apart from the facts, that there is a shortage of "atta" and "atta" is not available anywhere, not even in Utility Stores. The prices of "atta" has gone soaring up. Apart from that what is of greater importance is that a controversy has now started in the press to the effect that the Federal Government is blaming the provincial governments for the shortage and the provincial governments are blaming the Federal Governments for the shortage. It is being said that the provincial governments in excess of the quota allocated to various mills, have been giving out the stock to those mills and that is why the result in shortage.

(مداخلت)

جناب چیئرمین - Thank you. بہت لمبا ہو گیا کیونکہ ساڑھے گیارہ بجے وہ speech بھی شروع ہونی ہے People would like to listen the speech.

میاں رضا ربانی۔ وہ speech تو ہو گی لیکن اس میں تو سرمایہ دار کو بڑا فائدہ ہے۔ یہاں پر تو غریب آدمی کو آٹا نہیں مل رہا۔ لگتا یہ ہے کہ اب آٹا نہ کھاؤ، مینڈیٹ کھاؤ۔

Mr. Chairman: Let come a reply. Raja Zafarul Haq Sahib would like to respond this

(Interruption)

Mr. Mushahid Hussain: Most of the "atta" crises we have inherited from the past government because of the .....

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ رضا ربانی صاحب ایک منٹ جی ۔ دیکھیں آپ نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے ۔ I am thinking on this. Raza Rabbani Sahib please. This is an official statement and I am marking the Advisor. It is an official statement.

Mr. Mushahid Hussain: We discussed this issue today in the Cabinet Meeting. We have inherited this problem. There is no problem between the Federal and provincial government, not at all. And it is caused by the smuggling of "atta" into Afghanistan to feed the population there. And I just want to, also, add that their point about the presence of Minister is well taken. But today, the case is an exemption and the exemption is because this government, in a healthy departure from past practice, is relying on the Parliament for legislation, putting everything before the Parliament and even today Sartaj Aziz is going to make a statement on the new initiative that has taken. There was also about colonialism.... it was Peoples Party government which relied in colonialism and that is what they all discussed yesterday about Zardari.

جناب چیئرمین ۔ ملک رؤف صاحب ---- جی جناب ۔ اس پر بحث کر لیں گے ۔ ملک رؤف صاحب، ہو گئی بات ۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے ۔

(Interruption)

Mr. Chairman: Raza Rabbani Sahib, I have been allowing your points of order so that the government can respond.

اس پر جھگڑا کبھی نہیں ہوتا ۔ اگر آپ اس پر debate کرنا چاہتے ہیں تو آپ موشن دے دیں ۔ اس پر debate ہو جائے گی۔

میاں رضا ربانی ۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس پر جھگڑا شروع کر دیا جائے۔

میاں رضا ربانی ۔ آپ کی بات درست ہے۔ میں جھگڑا نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ یعنی مقصد یہ ہوتا ہے کہ on a point of order you draw the attention of the Government to a matter of national importance. آپ نے کر دیا۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے ۔ برا دیا ہے یا اچھا دیا ہے ۔ آپ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب میں مطمئن نہیں ہوں۔ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو وہ کہہ رہے ہیں درست نہیں ہے۔نہیں جناب ایک crisis ملک کے اندر موجود ہے۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی۔ حکومت اقدام تو جائے کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔جناب چیئرمین! آٹے کی کمی کے سلسلے میں تشویش جائز ہے لیکن یہ کمی ایک دن میں واقع نہیں ہو جاتی۔ ملک کے اندر بے شمار deficit areas ہیں اور بعض surplus areas بھی ہیں۔ اس کے بعد سٹوریج کا نظام ہے۔ اس نظام کے اندر دیکھا گیا ہے کہ سابقہ حکومت کے دور میں بھی بڑی مقدار میں pilferage ہوئی۔ اگر کسی جگہ ایک ہزار ٹن گندم موجود ہونی چاہیئے تھی تو اس میں بہت تھوڑی یعنی تیس فیصد گندم موجود تھی۔ حکومت نے تین' چار اقدامات فوری طور پر لئے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ ملز کی regular supply کا جو سلسلہ تھا وہ بجائے dealers کے ذریعے سے کرنے کے حکومت نے اس کو اپنے کنٹرول میں لے کر جہاں جہاں scarcity areas ہیں وہاں از خود آٹے کی سپلائی شروع کر دی۔ Fair price shops پر بھیجنا شروع کر دیا' mobile fair price shops شروع کر دی ہیں ۔ سمگلنگ روکنے کے لئے افغانستان اور انڈیا کے بارڈر پر border security tight کر دی ہے تاکہ اس طریقے سے سمگلنگ روکی جا سکے۔ اس کے باوجود میں گزارش کرتا ہوں کہ ایک دو دن لگیں گے اور یہ خود محسوس کریں گے کہ ان کے زمانے میں یہ جو سلسلہ پیدا ہوا تھا وہ اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے حل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! جناب والا! حکومت ایسے ایسے اقدامات کر رہی ہے کہ میرا خیال ہے ملک کی خاطر ہمیں صفدر عباسی صاحب کو شاید loan ہی کرنا پڑے تاکہ اس کا کاروبار ٹھیک چلے لیکن گزارش یہ ہے کہ مجھے اس بات پر بڑا دکھ ہو رہا ہے ۔ یہ اتنا بڑا مینڈیٹ لے کر آئے ہیں اور ان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری حکومت پانچ نومبر کے بعد نہیں تھی ۔ یہ ساری منصوبہ بندی وہ حکومت کرتی رہی ہے جس حکومت میں ان کے ممبران بڑے اچھے اعلیٰ عہدوں پر موجود تھے۔ یہ اس نگران حکومت میں حصہ دار تھے۔ انہوں نے جن صاحب کو گورنر پنجاب لگایا ہے وہ وزیر دفاع ' وزیر اسٹیبلشمنٹ' وزیر قانون اور خبر نہیں کیا کیا منسٹر تھے۔ میرے دوست مندوخیل صاحب پیچھے بیٹھے ہیں وہ آپ کے ساتھ تھے اور آج بھی ہیں' وہ بھی وزیر تھے۔ آپ کی محترمہ عابدہ حسین صاحبہ اس حکومت میں وزیر تھیں۔ یہ ایک integrated government تھی۔

جناب چیئرمین۔ وزیر زراعت و خوراک کون تھا۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن۔ دیکھئے ہمارے وہ جو بھائی ہیں۔ ہمارا ان کے خلاف ایک ردعمل تھا انہوں نے ردعمل کسی کے خلاف نہیں کیا تو آپ اس طرح دیکھئے اب یہ ایک سلسلہ ' ایک تسلسل ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں اگر آپ اس مسئلے کو properly discuss کرنا چاہتے ہیں تو موشن دے دیں we shall have a discussion on it.

چوہدری اعتزاز احسن۔ میں عرض کر دوں۔ میں صرف دو تین منٹ میں ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ معاملہ ایسا سنگین ہے ۔

جناب چیئرمین: اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ موشن دے دیں we shall have a proper discussion on it پوائنٹ آف آرڈر پر تو روز روز پھر اس طرح بحث نہیں ہو سکتی۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میں صرف دو تین باتیں کروں گا۔ یہ جو ایک راگ انہوں نے شروع کر دیا کہ ہمیں تو یہ ورثے میں ملا ہے' یہ تو سب ورثے میں ملا ہے۔ بھئی ورثے

میں کیا ملا ہے۔ اب تو آپ کے پاس اتنا بڑا mandate ہے کہ آپ سب ورثوں سے انحراف کر سکتے ہیں۔ کیوں نہیں کرتے اور یہ نہیں، آپ یہ سوچیں یہ گورنمنٹ جو ان کی 5 نومبر سے بنی، ان کی بنی ہے اور اب وہ deal ساری سامنے آ رہی ہے جس کے تحت گورنر appoint ہو رہے ہیں، جس deal کے تحت Attorney-General صدر صاحب کے چل رہے ہیں، جس deal کے تحت Advocate-General صدر صاحب کے چل رہے ہیں، جس deal کے تحت صدر صاحب۔

جناب چیئرمین: دیکھیں آپ نئے نئے ایشوز پھر raise کر رہے ہیں۔ پھر ان کا جواب ہو گا۔ آپ صرف اس بات پر confine کریں I would suggest to you Raza Rabbani Sahib that on this atta issue, why don't you give me a motion on behalf of the opposition.

میاں رضا ربانی ۔ جی جناب چیئرمین میں آپ کو proper motion دے دوں گا۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں، میں ختم کرنا چاہ رہا تھا۔ میں آپ کے نوٹس میں صرف یہ بات لانا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے یہ بات بار بار کل کی تھی میں اس کے حق میں نہیں ہوں، میں نے دکھ کے ساتھ واک آؤٹ lead کیا۔ اس لئے کہ اب آپ کے پاس mandate ہے۔ ایک تو میں نے کہا کہ solidarity لوگوں کے ساتھ، دوسرا میں نے یہ گزارش کی تھی، عرض کیا تھا کہ آپ یہ جو 5 نومبر 1996ء سے حکومت ختم ہو گئی ہے، ہر بات اس پر ڈال دیں گے آپ کو یہ علم نہیں ہے کہ crop کی جو sowing اکتوبر، نومبر میں ہوتی ہے اس sowing کا survey جنوری میں ہوتا ہے۔ جب sowing ختم ہوتی ہے کہ کتنی crop آئے گی، اس کے حوالے سے آپ پھر اقدامات لیتے ہیں تا کہ آٹے کی shortage نہ ہو۔ آپ کی caretaker حکومت اور آپ کی اب موجودہ mandate والی حکومت نے یہ سب غلطیاں کیں، تمام تباہیاں کی ہیں، ملک کو عذاب میں ڈالا ہے اور آپ یہ کہتے ہیں inherited, inherited وہ پچھلے سال جو قصہ ختم ہو گیا۔ اگر آپ ہم پر اپنی کوتاہیاں اس طرح ڈالتے رہے ہیں تو پھر میں بار بار، راجہ صاحب محترم ہیں لیکن ان کے اس بہانے کے خلاف میں واک آؤٹ کرتا رہوں گا کہ بھئی آپ کا مینڈیٹ ہے اب کر کے دکھائیں کیا کرتے ہیں اور آپ کا تسلسل ہے حکومتوں کا۔

جناب چیئرمین: جی شفقت محمود صاحب ۔ اور اس کے بعد I think ساڑھے گیارہ

announcement ہو رہی ہے تو confine کریں۔

Mr. Shafqat Mehmood: Sir, I just take this opportunity because I happened to be the Food and Agriculture Minister during the caretaker government, so I think there is a need to, at least, clarify some of those points that have been raised. Sir, when the caretaker government took over, the annual import target of wheat was 1.7 million tonnes and very soon we realized that this is not going to be enough. So, immediately a decision was taken by the ECC to increase the wheat import target from 1.7 million tonnes to 2.4 million tonnes and accordingly, the shipment was organized and everything was put in place. I think there are problems in the distribution in our country which is not the problem of this government or that government or the current government. There are some inherent problems in which the wheat is being distributed. It is my assessment that there is no shortage of wheat according to our plan, according to the plan of the government whether it was the PPP government, whether it was the caretaker government or whether it is current government. Whatever planning was made for the year, that we are going to import this much amount of wheat, that has been going on smoothly and if you ask any food official, they will tell you that according to past practices we have enough wheat in our godowns. Actually sir, I think, I am only guessing, my guess is that two things have happened. One that there has been a more than usual intake of wheat into Afghanistan. Now why is that happen, may be because the conditions within Afghanistan have been worse than they were before last year or the year before that and that has sucked in a certain amount of atta from various provinces in Afghanistan. Therefore, sir, there was a logic behind the ban on inter-provincial movement of wheat. What was the logic behind it. The logic was not that you want to stop your provinces.

The logic was that this Atta get sucked into Afghanistan and your own problem starts because of that and this has subsidized the Atta. The last year, we had estimated that the Government of Pakistan is subsidizing wheat flour to Afghanistan to the tune of 30 to 40 million Dollars because there is subsidy in it and it is going over there. So, therefore, sir, I would recommend , number 1, there must be ban on the inter-provincial movement of wheat because otherwise you will continue to have this distribution problem. Number 2 sir, I think another thing happens, I don't have facts and figures but this is my assessment. When sir, the new Government took over, I think they felt obliged to reduce the price of wheat flour. So they called all the flour mill owners and told them to reduce the price of wheat flour by one rupee. Now the problem is that you are giving wheat to the crusher at rupees 5/- and he is selling at rupees 7.50/-. Now the Government started to ask the flour mill owner, that out of those 2.50 that you make, in which there is flour mill owners, the retailers, the wholesellers etc.

کہ جی آپ ایک روپیہ اس میں سے اپنا profit کا کم کر دیں۔

Now it was good, it was a step taken by sincerity. I am not doubting that but it was done through an administrative measure and these administrative measures, we know historically have never worked. So due to the pressure that was put on the flour mill onwners, I think what started to happen was that a certain amount of Atta came into the market but a certain amount of Atta started to be siphoned off. Why it started to be siphoned off because they were losing money and they wanted to make money in the black market. So they started to siphon the Atta. Even today sir, I think what is happening is that the Government is going in there and getting the flour mill owners to give them bags of wheat flour to be sold at special points, this point and that point. Yes, it is a good thing. The

Government wants to make the prices stable but actually what is happening is that the flour mill owners are awaiting the government to have a check on this. They are siphoning off the Atta and they are now making even an extra-ordinary effort to let that Atta get out of Punjab, get it out into Frontier, an then out into Afghanistan. Therefore, I would sum up by saying that the Government must consider one or two things. Number 1, there is plenty of wheat available in the country. Number 2, if there is plenty of wheat in the country, why is there a crisis all over the place. Number 3, that administrative measures can not bring prices down. You have to have the economic forces play their role to bring the prices down. So don't pressurise the flour mill owners to reduce their price by rupee one. Let them operate the way they were operating. Don't open too many special mobile points because as I know , I have been the district administrator. The district Administration goes there, gets it from the flour mill owners, goes to this point but those points will be stocked , the other points will not be stocked. Let it remain in the open , it is 15 days question , by the middle of April things will start to improve. The wheat will start coming into market. So, do not do these administrative measures and I think my conclusion is that if these administrative measures of reducing price of wheat by rupee one had not happened, there would have been no crisis of flour.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Anwar Bhinder Sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, on a point of order, I want to bring it to your notice and to the notice of the honourable House that according to the Rules of Procedure, we have Sunday as a Private Members' Day but now the Sunday is a holiday. Although there is a provision in the Rules of

Procedure that if on Sunday it is a holiday, the next day would be the Private Members' Day I want to know what would be our procedure under these circumstances, actually we must amend the rule sir.

جناب چیئرمین۔ جی یہ کرنا پڑے گا۔ رضا ربانی نے اس کے متعلق مجھ سے ذکر کیا تھا تو میرا خیال ہے کہ آپ مل کے بنا لیں تو we will approve it on Monday.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir , we will do it but so far as the next Monday is concerned, we are assembling on Monday, I hope and presume that the Monday would be a Private Members' Day.

Mr. Chairman: Yes,

اور میرا خیال ہے کہ آپ رضا ربانی سے مشورہ کر کے amendment بنا لیں تا کہ Monday کو وہ بھی کر لیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ دو تین رولز ہیں جن کو amend کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین۔ لیکن ایک اور چیز جس کا رضا ربانی نے ذکر کیا ہے کہ یہ point of order جو zero hour ہم کر رہے ہیں' اس کو بھی باقاعدہ بنا لیا جائے تو اس پر بھی رضا صاحب بات کر کے وہ بھی لے آئیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں نے اور بھی بہت سے amendments draft کئے ہوئے ہیں۔ ان سے بات کر کے آپ کو گزارش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ اعتزاز صاحب سے' رضا ربانی صاحب سے اور راجہ صاحب سے بات کر کے اسے لے آئیں۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: There are atleast 20 amendments in the Rules of Procedure.

جناب چیئرمین۔ مطلب یہ ہے کہ رولز لے آئیں' یہ دو منٹ میں ہو جائیں گے' they are agreed rules, so there is no problem on this.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ نہیں جناب ہم نے تو اس کے لئے ہی تیاری کرنی ہے کہ Private Members' Day ہو گا Monday کو۔ اور آپ نے ایجنڈا بھی issue کرنا ہے۔

ملک عبدالرؤف۔ جناب چیئرمین صاحب! شفقت محمود صاحب نے جو -----

جناب چیئرمین۔ او جی اس مسئلے کو چھوڑیں' جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب کل اعتزاز صاحب' ہماری پارلیمانی پارٹی کے لیڈر' نے آپ کی توجہ دلائی تھی جناب آصف علی زرداری صاحب کی پروڈکشن کے سلسلے میں۔ آپ نے جناب اس سلسلے میں کل کوئی دو گھنٹے کے قریب ممبران کو سنا اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ اپنا mind make up کریں۔ میری جناب کل بھی عرض تھی' کل تو ایسے ہی تھوڑی سی اٹھتے اٹھتے بات ہوگئی تھی' لیکن میں آج formally آپ سے request یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ حکومت کو یہ بات کہیں کہ گورنمنٹ اپنی پوزیشن واضح کرے' اس لئے کہ اس وقت کی حکومت کی -----

Mr. Chairman: So, on Monday, I have asked the Attorney General

کہ وہ ریکارڈ بھی لائیں تو پوری بحث سن کر انشاء اللہ مناسب فیصلہ کیا جائے گا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ اٹارنی جنرل دیں گے صدر کا نقطہ نظر۔

جناب چیئرمین۔ نہیں حکومت کا view point دیں گے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ نہیں جناب اٹارنی جنرل دیں گے صدر کا view point۔ یہ اٹارنی جنرل ان کی مرضی سے نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ لا منسٹر کو سنیں۔

جناب چیئرمین۔ لا منسٹر کو بھی سنیں گے' داخلہ کو بھی سنیں گے' اٹارنی جنرل کو بھی سنیں گے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میری عرض یہ ہے کہ آپ ان کو directions دیں کہ وہ آکے اپنا نقطہ نظر بتائیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ فکر نہ کریں ' I will regulate my own procedure سب کو سن کر مناسب فیصلہ کروں گا۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔ اب کوئی نئی بات ہے۔

میاں رضا ربانی۔ نہیں جناب اسی کی continuation میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ منڈے کو اٹارنی جنرل مجھے ریکارڈ دے گا' میں بحث سنوں گا اور ساری بات سن کر میں فیصلہ کروں گا۔

میاں رضا ربانی۔ اٹارنی جنرل کی میں بات کر رہا ہوں' جو بات سینیٹر صفدر عباسی نے کہی اس کو میں آگے لے کر ذرا سا چل رہا ہوں کہ اٹارنی جنرل جو ہے ' کیونکہ اب دو دن ہوں گے حکومت کے پاس اس لئے میں یہ بات ابھی کر رہا ہوں تاکہ منڈے کو جب وہ آئیں تو They can reply to this. They are on notice so as to say. وہ یہ ہے جناب کہ -----

جناب چیئرمین۔ منڈے کا مطلب ہے next working day, but the point is I am going to hear every body and then pass the proper order.

میاں رضا ربانی۔ جناب میری بات تو سن لیں۔ میں آپ کی توجہ جس بات کی طرف مبذول کرانا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ

under the Constitution and the Rules of Business of the Federal Government, the Attorney General represents the Federal Government and when he represents the Federal Government, he represents the Executive, that is, the Prime Minister and the Cabinet and the Government which is formed by the National Assembly and the Senate.

Now, here, sir, a controversy has arisen and that controversy has not only arisen in the form of a whisper but it has also taken the shape of coming in the press. I would like to place it on the record, this is the "Chronical" newspaper which comes out from Islamabad and it says that the Government moves to have a new Attorney General, scuttle and it very clearly states that the Advisor for Law called the Attorney General, asked him to resign and the Attorney General refused to resign and said that I have been appointed prior to your coming into office, by the President of Pakistan and I can only resign when the

President asks me to do so and this controversy is raging. So, we would like the Government to make it abundantly clear who the present Attorney General represents. Why I am saying this, I am speaking from experience of the past. We have had a situation whereby the elected Government has had one set of lawyers and the President has had another set of lawyers. So, we would like this Government to make a clean breast with the situation and inform this august House that whether this Attorney General continues to represent the Federal Government or he is like the lawyer who is now their Advisor for Law and Parliamentary Affairs, who, you would recall in Benazir Bhutto's case against the dissolution, said that I do not represent the Federal Government when justice Fakharuddin Ibrahim.....

جناب چیئرمین۔ جی جناب حاجی جاوید اقبال صاحب۔ جی جناب راجہ صاحب۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, I want to clarify that the present Attorney General had the confidence of the Federal Government and he represents the Federal Government.

جناب چیئرمین۔ جی جناب حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! میں دو چیزوں کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں تا کہ آپ کے علم میں لا سکوں۔

جناب چیئرمین۔ یہ کس کے بارے میں ہیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ 5 نومبر کے بعد ان کی حکومت بنی اور ان کے آدمی وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ رہے۔

(مداخلت)

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! میری یہ دو باتیں سنیں۔ میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا

ہوں ۔مجھے اس کی اجازت دے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ اپنی بات کریں ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ میں صرف آپ کے نوٹس میں اور ریکارڈ پر یہ لانا چاہتا ہوں کہ 5 نومبر سے پہلے پیپلز پارٹی کے دور میں جتنے پرمٹ آٹے اور ڈیزل کے دیئے گئے تھے۔ جو افغانستان کے لئے issue ہوئے ' ان کی تفصیل بتائی جائے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس بارے میں سوال پوچھ لیں ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ یہ سوال نہیں ہے ۔ میں اسے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ ریکارڈ پر آ جائے گا ۔ آپ سوال کریں کہ کتنے پرمٹ ڈیزل اور کتنے پرمٹ آٹے کے جاری کئے گئے تھے۔ اس کا جواب حکومت کی جانب سے آ جائے گا۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ میں اس لئے عرض کرتا ہوں کہ یہ جو کہتے ہیں کہ 5 نومبر کے بعد آٹے کا بحران پیدا ہوا ہے یہ دو یا تین مہینوں کی بات نہیں ہے یا ایک دن کی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ یعنی پرانا مسئلہ ہے ۔ یہی اعتزاز صاحب نے بھی کہا ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ یہ وضاحت طلب بات ہے اور اس کی وضاحت ہمارے قائد ایوان نے کر دی ہے ۔ پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ یہ ریکارڈ پر آ جائے۔

Mr. Chairman: O. K. Now the House is adjourned to meet again on Monday at 4.00 .p.m.

(The House was then adjourned to meet again on Monday,31st March, 1997, at 4.00 p.m.)